قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

جمعرات 19 اگست 2021ء | 10 محرم 1443ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:196

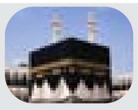

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا ﴿۱۹﴾

(الجنّ:19)

ترجمہ: یقیناً مسجدیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ پس اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔

فرمان خلیفہ وقت

یہ ہے وہ تعلیم جس پر عمل کرتے ہوئے جماعت احمدیہ اپنی مساجد کی تعمیر کرتی ہے اور اس میں عبادت کے لئے جاتی ہے۔ ہماری مساجد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ایک نشان ہوتی ہیں۔ اور ہونی چاہئیں اور اسی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ایک لمبے عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل آپ کو، کیلگری جماعت کو، اپنی مسجد بنانے کی اللہ توفیق عطا فرما رہا ہے۔ انشاء اللہ کل بنیاد رکھی جائے گی۔ اللہ کرے کہ آپ کو اس مسجد کی جلد سے جلد تکمیل کی بھی توفیق عطا ہو۔ اور اللہ کرے جن لوگوں نے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے کے لئے وعدے کئے ہوئے ہیں وہ جلد ان وعدوں کو پورا کرسکیں اور جنہوں نے حصہ نہیں لیا وہ جلد اس میں حصہ لینے کی توفیق پائیں۔ اللہ کرے کہ اس مسجد کی تعمیر ان تمام دعاؤں سے حصہ لینے والی ہو اور اس کی تعمیر میں حصہ لینے والے اور اس میں نمازیں پڑھنے والے بھی ان تمام دعاؤں کے وارث ہوں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھاتے ہوئے کی تھیں۔ آپ کی اولاد در اولاد اور آپ کی آئندہ نسلیں بھی تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس مسجد میں آنے والی ہوں اور آپ کی یہ مسجد بھی اپنے آقا اور مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں بنائی جانے والی مسجد میں شمار ہو جس کی بنیادیں تقویٰ پر اٹھائی گئی تھیں۔ وہ ایسی بابرکت مسجد ہے کہ اس کی بنیادیں تقویٰ پر اٹھائے جانے کی گواہی خدا تعالیٰ نے دی ہے۔ جیسا کہ فرمایا لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقۡوٰی مِنۡ اَوَّلِ یَوۡمٍ (التوبة:108) یعنی وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ وہ مسجد ایسی تھی کہ جس کی دیواریں کچی تھیں جس کی چھت کھجور کی خشک ٹہنیوں سے ڈالی گئی تھی اور جس کے فرش پر بارش کے موسم میں چھت ٹپک کر کیچڑ ہو جایا کرتا تھا۔ اور جب اس میں نمازیں پڑھنے والے تقویٰ شعار لوگ نمازیں پڑھا کرتے تھے تو ان کے ماتھوں پر کیچڑ لگ جایا کرتا تھا۔ لیکن وہ کیچڑ بھی ان کے تقویٰ پر ایک مہر ہوتا تھا۔ اس مسجد میں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے والے اور اللہ کی مخلوق کے حق ادا کرنے والے بیٹھ کر درس دیا کرتے تھے، درس سنا کرتے تھے۔ اور وہاں پر آنے والے نیک اور پاکباز لوگ وہ لوگ تھے جو اپنی نیکی اور تقویٰ کو بڑھانے کے لئے آتے تھے اور اس مقصد کے لئے بے چین رہتے تھے اور ان کی اسی ادا کو خدا تعالیٰ بھی پسند کرتا اور ان سے محبت کرتا

بقیہ صفحہ 5 پر

اس شمارہ میں

- جلسہ سالانہ (منظوم)
- کشتی نوح کی نصائح کو روزانہ ایک بار پڑھ لیا کرو
- سورۃ النّساء اور سورۃ المائدہ کا تعارف
- آؤ اُردو سیکھیں

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مساجد جنّت کے باغ ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرا کرو تو وہاں کچھ کھا پی لیا کرو۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مساجد جنت کے باغ ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ان سے کھانے پینے سے کیا مراد ہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ پڑھنا۔‘‘

(ترمذی ابواب الدعوات باب83 حدیث3509)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جو ہماری اس مسجد میں اس نیّت سے داخل ہوگا کہ بھلائی کی بات سیکھے یا بھلائی کی بات جانے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہوگا۔ اور جو مسجد میں کسی اور نیّت سے آئے تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کسی ایسی چیز کو دیکھتا ہے جو اس کو حاصل نہیں ہوسکتی۔‘‘

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد ۲ صفحہ ۳۵۰ مطبوعہ بیروت)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

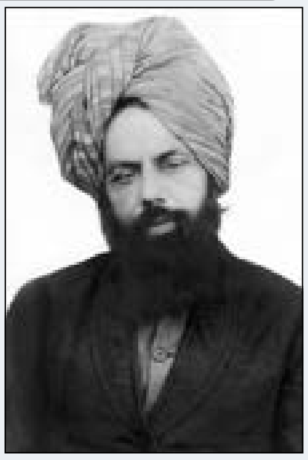

مساجد کا قیام احمدیت کی ترقی کے لیے ضروری ہے

’’اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر، جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیّت بہ اخلاص ہو۔ محض لِلّٰہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 119 ایڈیشن 1984ء)

دہلی کی جامع مسجد کو دیکھ کر فرمایا کہ:

’’مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے۔ بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی۔ اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیاداروں نے ایک مسجد بنوائی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرا دی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا۔ یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی تھی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 170۔ ایڈیشن 1984ء)

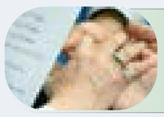

دربارِ خلافت

نماز باجماعت کے لئے مسجد میں آنا ایک جماعت کا نظارہ پیش کرتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اسی طرح یہ بات بھی ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ جماعت کی خوبصورتی اسی میں ہے کہ اس میں آپس میں بھی نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے بڑھ کر اظہار پایا جائے۔ آپس کے تعلقات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس طرح بنایا جائے کہ ہر دیکھنے والا کہے کہ یہ آپس کی محبت اور بھائی چارہ اس جماعت کا ایک خاص وصف اور خاصہ ہے۔

نماز باجماعت کے لئے مسجد میں آنے کے حکم کی ایک اہمیت یہ بھی ہے کہ ایک جماعت کا نظارہ پیش ہو۔سب ایک وجود بن جائیں اور آپس کی محبتیں بڑھیں اور رنجشیں دور ہوں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’یہ دستور ہونا چاہیے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں۔ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے؟ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لیے قرآن شریف میں آیا ہے: تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی (المائدۃ: 3) کمزور بھائیوں کا بار اُٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت، جماعت نہیں ہوسکتی جبتک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے۔ اور اس کی یہی صورت ہے کہ اُن کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو، کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضرور ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔‘‘

پھر فرماتے ہیں: ’’دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور اُن کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیے بلکہ اجماع میں چاہئے کہ قوت آجاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔ ...... کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے۔ اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے۔ اور تمام عادتوں پر رحم اور ہمدردی، پردہ پوشی کو مقدم کرلیا جاوے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔ ...... جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ...... خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق ونعمت اخوّت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوّت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدائے تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 2صفحہ 263 تا265۔ ایڈیشن 2003ء)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ انقلاب پیدا کرنے کے لئے آئے تھے کہ تقویٰ کو دنیا میں دوبارہ قائم کریں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے عباد الرحمٰن کا خالص گروہ بنائیں۔ پس ہماری خوشی صرف مسجد کی تعمیر کے ساتھ نہیں ہے بلکہ مسجدوں کی تعمیر کے ساتھ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ پر عمل کرتے ہوئے حقیقی عبد بننے میں ہے۔ اس مادی دور میں جبکہ ہر طرف مادیت کے حصول کے لئے، دنیا داری کے لئے ایک دوڑ لگی ہوئی ہے، یہ معیار حاصل کرنا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے والا بناتا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے حقیقی اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے۔ جہاں غیر مسلم بھی اسلام قبول کر کے عباد الرحمٰن بن رہے ہیں وہاں مسلمان بھی بدعتوں سے دور ہٹ کر حقیقی اسلام کو سمجھ رہے ہیں اور آپ کی بیعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 24/ فروری 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

جلسہ سالانہ

جلسہ پہ آنے والو تم پر سلام و رحمت
ہر گام پر خدا کی ہو ساتھ ساتھ نصرت
سایہ کریں سروں پر مھدی کی وہ دعائیں
اے شاملینِ جلسہ جو ہیں تمھاری نسبت
تشنہ لبوں کی ترشا بجھنے کے دن ہیں آئے
راز و نیاز کی ہیں راتیں یہ خوبصورت
بارانِ نور سے دل سیراب ہوں گے پھر سے
عرفان کی مجالس نیکوں کی ہوگی صحبت
تکبیر کی صدائیں ذکرِ خدا بھی لب پر
الفت کے گیت گائیں بانٹیں گلِ محبت
دیدارِ یار سے ہو تسکینِ چشمِ عاشق
گفتارِ یار سے ہو بے چین دل کو راحت
دونوں ہوں جب میسر واللہ عید ہووے
دل جھوم جھوم جائے گویا ملی ہو جنت
لکھ دے مرےنصیبوں میں عید ایسی یارب
یہ خواب جلد میرا بن جائے اک حقیقت

(م مبرور)

اظہار تشکر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پیارے مسرور تیرے پیار کی عظمت کو سلام
مہر تاباں و درخشندہ خلافت کا نظام
تیرے عاشق کو ملا ہے تیری چاہت کا پیام
کس قدر پیار سے بھرپور محبت کا ہے جام
آج پھر سے ہوا دل میں اجالوں کو دوام
پھر سے آباد ہو میری الفت کے مقام
اب تو ہر صبح نئی کتنی دل آویز ہے شام
سرفروشی پہ کمر بستہ سبھی خاص و عام
چاہے لجنہ ہوں، انصار ہوں یا ہوں خدام
صبح بھی دیں کیلئے شام بھی ہے دین کے نام
رشک فردوس بریں کلمہء حق کو دوام
میرے آقا نے دیا ہے مجھے کوثر کا انعام

محمد امجد خان۔ آسٹریلیا

اداریہ

کشتی نوح کی نصائح کو روزانہ ایک بار پڑھ لیا کرو

(قسط اول)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 25 نومبر 1902ء کو مغرب کی نماز کے بعد مجلس عرفان میں موجود احباب کو بعض نصائح فرمائیں۔ ان میں آپؑ نے طاعون کا علاج بھی بتاتے ہوئے فرمایا:

”اپنے ایمان کو اس کی انتہائی غایت تک پہنچا دو۔ اس کے آنے سے پیشتر اس خدا سے صلح کرو۔ استغفار کرو۔ توبہ کرو۔ دعاؤں میں لگو۔“

پھر اسی تسلسل میں فرمایا:

”میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔ قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم ہوتا ہے اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ جب کوئی طبیب کسی کو نسخہ دیوے اور وہ نسخہ لے کر طاق میں رکھ دیوے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تھا جس سے وہ خود محروم ہے کشتی نوح کو بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 404 ایڈیشن 2016ء)

پھر ایک موقع پر فرمایا:

”اور ایک یہ بھی علاج ہے گناہوں سے بچنے کا کہ کشتی نوح میں جو نصائح لکھی ہیں۔ ان کو ہر روز ایک بار پڑھ لیا کرو۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 254 ایڈیشن 2016ء)

پھر فرمایا:

”کشتی نوح میں میں نے اپنی تعلیم لکھ دی ہے اور اس سے ہر ایک شخص کو آگاہ ہونا ضروری ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 203 ایڈیشن 2016ء)

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے بھی خطبہ عید الفطر 14 مئی 2021ء میں ہماری تعلیم سے کچھ حصہ پڑھا۔

چونکہ آج کل بھی دنیا بھر میں ایک وبائی مرض Covid19 کا سامنا ہے جو طاعون ہی کی ایک قسم ہے اس لئے قارئین کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ ہماری تعلیم بالاقساط پیش ہے۔

اللہ تعالیٰ اس مہلک وبا سے دنیا بھر کی انسانیت کو محفوظ رکھے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہماری تعلیم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا وہ دکھ اُٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آ جاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلّی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اُسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اُس کے کل تعلقات پر اُس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اُس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اُس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء وقدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو، غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گِدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اُس کے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک طاعون بھی ہے سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر اُن پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا اگر کوئی طاقت رکھے تو توکّل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر

ہو گی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اُس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا........اور اُس نے مجھے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے جو 10ہزار سے بھی زیادہ ہیں ازانجملہ ایک طاعون بھی نشان ہے پس جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو اِن آفتوں کے دنوں میں میری رُوح اُس کی شفاعت کرے گی۔سوائے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔سو اِن صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے وہ اُس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔

تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہو گا یعنی وہ میں ہی ہوں اور اس میں دورنگی نہیں آئی...... پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہّد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعل ساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اُس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو اُن کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بے باک گنہ گار اور بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہو گا جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ اُن کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا وہ خدا نہائت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اُس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اُس پر ایمان لائے ہم نے اُس کو شناخت کیا۔ تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں جو شخص اُس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی ہم نے اُسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے اُس کے سوا کوئی نہیں کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا سچ تو یہ ہے کہ اُس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں مگر وہی جو اُس کی کتاب اور وعدہ ہے سو جب تم دعا کرو تو اُن جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں کیونکہ وہ مردود ہیں اُن کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے وہ مُردے ہیں نہ زندے خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں اور اُس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں اور اُس کو کمزور سمجھتے ہیں سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا جیسا کہ ان کی حالت ہے لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہو گی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصّہ کے۔ اُس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اُس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان تو ایسا مَتْ کر تیرا خدا وہ ہے جس نے بیشمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اُس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اُس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوب صورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لایق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 10 تا 22)

(باقی آئندہ ان شاء اللہ)

عائشہ چوہدری۔ جرمنی

سورۃ النّساء اور المائدہ کا تعارف

از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

قسط دوم

سورۃ النّساء

یہ سورت ہجرت کے تیسرے اور پانچویں سال کے درمیان نازل ہوئی۔ بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو ستتر آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز ایک ایسی آیت سے ہوتا ہے جس میں نفسِ واحدہ سے انسانی پیدائش کے معجزانہ آغاز کا ذکر ملتا ہے۔ گویا لفظ آدم کی ایک اَور تفسیر پیش فرمائی گئی ہے۔

اس سورت کا اس سے پہلی سورت کے اختتام سے گہرا تعلق ہے۔ گزشتہ سورت کے اختتام پر صبر کی تعلیم کے علاوہ یہ تعلیم دی گئی تھی کہ ایک دوسرے کو صبر کی تلقین بھی کرتے رہو اور اپنی سرحدوں کی بھی حفاظت کرو۔ یہاں سورۃ النساء میں دشمن کے ساتھ ہولناک جنگوں کا ذکر ہے جس کے نتیجہ میں کثرت سے عورتیں بیوہ اور بچے یتیم رہ جائیں گے۔ جنگوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی مشکلات اور بیواؤں اور یتیموں کے حقوق کے تعلق میں اس کا ایک حل ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی صورت میں پیش فرمایا گیا ہے بشرطیکہ مومن انصاف پر قائم رہ سکے۔ اگر انصاف پر قائم نہیں رہ سکتا تو صرف ایک شادی پر ہی اکتفا کرنی ہوگی۔

اس سورت میں اسلامی نظامِ وراثت کے بنیادی اصول اور ان کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔

اسی سورت میں یہودیت اور عیسائیت کے باہمی رشتے کا ذکر اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ جب یہود نے اپنے سب عہدوں کو توڑ دیا اور سخت دل ہوگئے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صلیب پر چڑھا کر مارنے کی کوشش کی تو کس طرح اللہ تعالیٰ نے صلیب کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرنے کی اُن کی کوشش کو ناکام و نامراد فرما دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان تمام الزامات سے بری ہونا ثابت فرمایا جو آپ پر اور آپ کی پاکدامن والدہ پر یہود کی طرف سے لگائے گئے تھے۔

اس سورت میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہجرت کا بھی ذکر ملتا ہے اور یہ پیشگوئی مذکور ہے کہ اہلِ کتاب میں سے کوئی فریق بھی ایسا نہیں رہے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کی طبعی وفات پر ایمان نہ لے آیا ہو۔ یہ پیشگوئی افغانستان کے رستے کشمیر میں آپ کی ہجرت کے ذریعہ مِن وعَن پوری ہوگئی۔

سورۃ المائدۃ

یہ سورت مدنی دور کے آخر میں نازل ہوئی تھی۔ بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو اکیس آیات ہیں۔

اس سورت میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے معجزات کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ تفاسیر میں جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان پر آسمان سے ظاہری طور پر خوانِ نعمت اُترا تھا اس کی حقیقت سے بھی یہ کہہ کر پردہ اٹھایا گیا ہے کہ دراصل یہ پیشگوئی تھی کہ عیسائی قوموں کو جو بے انتہا رزق عطا فرمایا جائے گا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعاؤں اور قربانیوں کے نتیجہ میں عطا ہوگا لیکن اگر انہوں نے اس رزق کی ناشکری کی، جس کے آثار بدقسمتی سے ظاہر ہو چکے ہیں، تو پھر ان کو سزا بھی ایسی ہولناک دی جائے گی کہ کبھی دنیا میں کسی کو ایسی سزا نہیں دی گئی۔

عہد توڑنے کے نتیجہ میں جو خرابیاں یہود و نصاریٰ میں پیدا ہوتی رہیں ان کے پیش نظر اس سورت کے آغاز میں ہی امت محمدیہ کو متنبّہ فرما دیا گیا ہے۔

اس سے پہلے سورۃ البقرہ میں مختلف کھانوں کی حلّت و حرمت کا ذکر گزر چکا ہے مگر یہاں ایک نئی بات فرمائی گئی ہے جو اسلام کو ہر دوسرے مذہب سے ممتاز کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ رزق محض حلال ہی نہیں بلکہ طیّب ہونا چاہئے۔ پس بظاہر ایک رزق اگر حلال بھی ہو تو بہتر یہی ہے کہ جب تک وہ انتہائی پاکیزہ اور صحت افزا نہ ہو، اس سے پرہیز کیا جائے۔

اس سے پہلے انصاف پر ہر حال میں قائم رہنے کی تعلیم گزر چکی ہے۔ اب اس سورت میں شہادت کا مضمون شروع ہوتا ہے اور شہادت میں کلیۃً انصاف پر قائم رہنے کی تلقین اس شاندار طریق پر بیان ہوئی ہے کہ اگر کسی قوم سے دشمنی بھی ہو تب بھی اس کے حقوق کا خیال رکھو اور اس کے ساتھ اپنے قضیے چکاتے ہوئے انصاف کا دامن ہاتھ سے ہرگز نہ چھوڑو۔

اس سورت میں مِیثاق کا ایک دفعہ پھر ذکر ملتا ہے کہ کس طرح یہود نے جب میثاق کو توڑا تھا تو آپس میں بغض وعناد کا شکار ہوگئے اور بہتّر فرقوں میں بٹ گئے۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی جنہوں نے ایک تہترویں ناجی فرقہ کی بنیاد ڈالی۔ لیکن پیش گوئی کے رنگ میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ آپ کی قوم نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھائے گی اور گروہ در گروہ بٹتی چلی جائے گی اور خود ان کے درمیان بھی حسد، بغض اور خودغرضی کے نتیجے میں بڑی بڑی عالمی جنگوں کی بنیاد پڑے گی جن میں خود عیسائی قومیں عیسائی قوموں کے خلاف نبرد آزما ہوں گی۔

اس سورت میں جہاں قوموں کے باہمی جدال اور قتل و غارت کا ذکر ہے وہاں ایک ایسے گروہ کا بھی ذکر ہے جو ظلم اور سفّاکی میں حد سے بڑھ جائے گا (آیت نمبر 34) جیسا کہ آج کل چھوٹے چھوٹے بچوں پر بہیمانہ مظالم کا ذکر مغربی دنیا میں بھی ملتا ہے اور مشرقی دنیا تو اس سے بھری پڑی ہے۔ اور ایسے بھیانک جرائم بھی ہیں جن کی سزا انتہائی سنگین ہونی چاہئے تا کہ فَشَرِّدۡ بِهِمۡ مَّنۡ خَلۡفَهُمۡ کا مضمون پورا ہو اور ان کے نہایت خوفناک انجام کو دیکھ کر باقی مجرمین جرم سے باز رہیں۔

سورت ہر قسم کے مظالم کے خلاف آواز بلند کرتی ہے۔ اسی تعلق میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ جبر سے کسی کا دین بدلانے کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اگر انتہائی جبر کے نتیجہ میں بعض لوگ مرتد بھی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے بدلہ عظیم الشان قومیں عطا فرمائے گا جو تعداد میں ان مرتدین سے بہت زیادہ ہوں گے اور مومنوں سے بہت محبت کرنے والے اور کفار پر بہت سخت ہوں گے۔

اس سورت میں قرآنی تعلیم کے عدل و انصاف کا ایک ایسا ذکر ملتا ہے جو دنیا کی کسی اور کتاب میں موجود نہیں اور یہ فرمایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے علاوہ بھی دیگر مذاہب کے پیروکار جو اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل کرنے میں سچے ہوں، نیک عمل کرنے والے ہوں اور آخرت یعنی اپنے اعمال کی جوابدہی کے عقیدے پر مضبوطی سے قائم ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو اُن کے نیک اعمال کی بہترین جزا عطا فرمائے گا۔ ان کو چاہئے کہ وہ اپنے انجام کے بارہ میں کوئی خوف اور حزن نہ کریں۔

باہمی بغض و عناد کا جو ذکر اس سورت میں چل رہا ہے اس میں مزید وجوہات بھی بیان کی گئی ہیں جو شدید بغض و عناد پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ ان میں ایک شراب اور دوسری جوا ہے۔ اگرچہ ان میں بعض معمولی فوائد بھی ہیں مگر ان کے نقصانات ان فوائد کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں۔

اس سورت کے آخر پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا صراحتاً ذکر ہے اور آپ کو ایک کامل موحدِ رسول کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے جس نے کبھی بھی اپنی قوم کو تثلیث یا شرک کی تعلیم نہیں دی اور نہ ہی یہ فرمایا کہ مجھے اور میری والدہ کو خدا کے سوا دوسرا معبود بنالو۔

بقیہ: فرمان خلیفہ وقت...... از صفحہ 1

تھا۔ کیونکہ وہ بے چین ہوتے تھے خدا کی عبادت کرنے کے لئے، کیونکہ وہ بے چین ہوتے تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سننے کے لئے جو کہ خدا تعالیٰ کا محبوب ترین نبی تھا۔ ان پاکباز لوگوں کی پاکیزگی کی گواہی خدا تعالیٰ نے یوں دی ہے۔ فرمایا فِيۡهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِيۡنَ۔ (التوبۃ:108) یعنی اس میں آنے والے ایسے لوگ ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ بالکل پاک ہو جائیں اور اللہ پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ پس اگر ہم نے مسجدیں بنانی ہیں اور یقیناً بنانی ہیں اور اگر ہم نے ان مسجدوں کو آباد کرنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً کرنا ہے تو پھر ہماری مسجدیں بھی اس مسجد کی تتبع میں بنائی جانی چاہئیں اور بنائی جاتی ہیں جس کی بنیادیں تقویٰ پر تھیں۔

(خطبہ جمعہ 17 جون 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

عاطف وقاص۔ کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 13

گزشتہ سبق میں ہم نے 20 تک گنتی سیکھی تھی اب ہم اس سے آگے بڑھتے ہیں۔

21 اکیس، 22 بائیس، 23 تیئیس، 24 چوبیس، 25 پچیس، 26 چھبیس، 27 ستائیس، 28 اٹھائیس، 29 اُنتیس (بعض لوگ اسے اُنّتیس کہتے ہیں جو غلط ہے یہ اُنتیس ہے)، 30 تیس، 31 اکتیس (یہ اکیس کی طرح اکتیس ہے مگر عام بول چال میں اسے اِکّتیس کہا جاتا ہے)، 32 بتیس، 33 تینتیس، 34 چونتیس، 35 پینتیس، 36 چھتیس، 37 سینتیس 38 اڑتیس (عام طور پہ اسے اَڑتیس بھی کہا جاتا ہے)، 39 اُنتالیس، 40 چالیس

اب دیکھتے ہیں کہ اردو زبان میں ان اعداد کا استعمال کس کس طرح ہوتا ہے

جو چیز نمبر 21 پہ ہوگی اس کو اکیسواں (مذکر) اور اکیسویں (مؤنث) بھی کہا جاتا ہے۔ جیسے کہیں گے کہ اکیسواں کھلاڑی کمزور ہے یا ہم اکیسویں صدی سے گزر رہے ہیں۔ یاد رہے صدی ایک سو سال سے بنتی ہے جیسے اس وقت ہم 2021ء میں ہیں تو یہ اکیسویں صدی ہے جب 2101ء آئے گا تو بائیسویں صدی شروع ہوگی۔ حضرت مسیح موعودؑ 1835ء میں پیدا ہوئے تو ہم کہیں گے کہ آپ انیسویں صدی عیسوی میں پیدا ہوئے جبکہ آپ کی وفات 1908ء میں ہوئی یعنی آپ نے بیسویں صدی میں وفات پائی اس طرح آپ نے دو صدیاں پائیں اور آپ کو خدا تعالیٰ نے ذوالقرنین کہا یعنی دو صدیوں والا۔ قَرْنٌ عربی میں صدی کو کہتے ہیں۔

جو چیز 22 نمبر پہ ہو اسے بائیسواں (مذکر) اور بائیسویں (مؤنث) بھی کہا جاتا ہے۔

اسی طرح

23 نمبر سے تیئیسواں (مذکر) اور تیئیسویں (مؤنث) بنتا ہے

24 نمبر سے چوبیسواں (مذکر) اور چوبیسویں (مؤنث) بنتا ہے

25 نمبر سے پچیسواں (مذکر) اور پچیسویں (مؤنث) بنتا ہے

26 نمبر سے چھبیسواں (مذکر) اور چھبیسویں (مؤنث) بنتا ہے

اسی طرح مزید اعداد بنتے جاتے ہیں

گزشتہ سبق میں ہم نے وقت کی کچھ مزید اکائیاں یعنی یونٹ دیکھے تھے اب ہم دیکھتے ہیں کہ 'ہفتہ' کیا ہے۔ ہفتہ اردو میں دو طرح استعمال ہوتا ہے۔ اس کا ایک استعمال یہ ہے کہ یہ ایک دن کا نام ہے جو جمعہ اور اتوار کے درمیان آتا ہے جسے انگریزی میں Saturday کہا جاتا ہے۔ دوسرا استعمال یہ ہے کہ اسے سات دن سے مل کر بننے والے وقت یعنی ہفتے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جسے انگریزی میں Week کہتے ہیں۔ جیسے کہتے ہیں کہ یہ کام دو Week میں ہوجائے گا جس کا مطلب 14 دن بنتا ہے تو اردو میں کہیں گے کہ دو ہفتوں میں یہ کام ہوجائے گا۔ تو ایک ہفتہ سات دن کا ہوتا ہے۔ جو اخبار، رسالے، میگزین وغیرہ ایک ہفتے کے بعد شائع ہوتے ہوں انہیں ہفتہ وار کہا جاتا ہے۔ تو سال سے بنتا ہے سالانہ جیسے جلسہ یا سالانہ یعنی وہ جلسہ جو ایک سال بعد منعقد ہو۔ ماہ سے بنتا ہے ماہانہ جیسے ماہانہ اجلاسِ عام۔ اور ہفتے سے بنتا ہے ہفتہ وار جسے انگریزی میں Weekly کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اردو میں ایک دن کے لیے مختلف الفاظ استعمال ہوتے ہیں جیسے دن کو 'روز' کہا جاتا ہے جو فارسی لفظ ہے تو روز سے بنتا ہے روزانہ اسی طرح دن کو یومؔ بھی کہا جاتا ہے جو عربی لفظ ہے اور یوم سے بنتا ہے یومیہ یعنی وہ کام جو ہر دن کے حساب سے ہو۔ یعنی اگر اس کام کے پیسے ادا کرنے ہیں تو وہ روزانہ کے حساب سے ہوں گے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پھر سائل (سوال پوچھنے والا) نے عرض کی کہ کیا ہم فرشتہ کو دیکھ سکتے ہیں؟

حضرت اقدسؑ نے فرمایا:

ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ کبھی کشف میں، کبھی رؤیا میں۔ ایک حالت رؤیا کی ہوتی ہے وہ نیند میں ہوتی ہے اس میں بھی غیبتِ حس ہوتی ہے کہ انسان سو کر کہیں کا کہیں سیر کرتا ہے اور مکان اس کا بدلتا ہے۔ لیکن کشف میں مکان نہیں بدلتا۔ کبھی غنودگی میں ہوتا ہے اور کبھی بیداری میں اور باوجود غنودگی کے حصہ کے پھر بھی ہر ایک آواز کا سنتا ہے۔ جانتا ہے کہ فلاں مکان میں ہوں۔

پھر فرمایا: ایک دفعہ میں نے فرشتوں کو انسان کی شکل پر دیکھا یاد نہیں کہ دو 2 تھے یا تین 3، آپس میں باتیں کرتے تھے اور مجھے کہتے تھے کہ تو کیوں اس قدر مشقت اٹھاتا ہے اندیشہ ہے کہ بیمار نہ ہوجاوے۔ میں نے سمجھا کہ یہ جو چھ 6 ماہ کے روزے رکھے ہیں ان کی طرف اشارہ ہے۔

فرمایا:

ان روزوں کو میں نے مخفی طور پر رکھا بعض دفعہ اظہار میں سلبِ رحمت کا اندیشہ ہوتا ہے اس لیے مخفی رکھنا اچھا ہوتا ہے۔ چونکہ میں مامور تھا اس لیے کوئی مرض وغیرہ نہ ہوا اور نہ اگر کوئی اور ہوتا اور اس قدر شدت اٹھاتا تو ضرور مسلول، مدقوق یا مجنون ہوجاتا۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 8 تا 9)

مندرجہ بالا اقتباس کے مشکل الفاظ کے آسان اردو میں معنیٰ

رؤیا: خواب

کشف: جاگتے ہوئے ایک روحانی تجربے سے گزرنا

غیبتِ حس: اپنے اردگرد کا وقت اور جگہ کے لحاظ سے شعور نہ ہونا

مکان: جگہ

غنودگی: کم گہری نیند

فلاں: مثال دینے کے لیے کہتے ہیں جیسے یہاں آیا ہے کہ جانتا ہے کہ فلاں مکان میں ہوں یعنی خواب دیکھنے والا جانتا ہے کہ وہ کون سی جگہ یا شہر میں ہے

مشقت: سخت محنت کرنا

اندیشہ: ڈر، امکان، کسی بری چیز کا امکان یا ڈر ہونا

مامور: مذہبی اصطلاح ہے، جسے کسی خاص کام کے لیے مقرر کیا گیا ہو

مخفی: خفیہ، یعنی ایسی بات یا کام جس کا کرنے والے کے سوا یا چند بھروسہ مند لوگوں کے علاوہ کسی کو علم نہ ہو

اظہار: ایسی چیز جو چھپی نہ ہو، دکھا دی جائے یا بتا دی جائے

سلبِ رحمت: اللہ تعالیٰ کے انعامات کا سلسلہ رک جانا

آخری فقرے میں تین الفاظ آئے ہیں ان کی مختصر وضاحت کردوں تفصیل کسی آئندہ سبق میں آجائے گی

Passive voice

اردو میں فعل یعنی Verb اور اسم جب Passive voice بنتے ہیں تو ان کے شروع میں 'م' کا اضافہ کردیتے ہیں اور پہلے دو حروف کے بعد 'و' کا اضافہ کرتے ہیں جبکہ آخری حرف نئے لفظ کے آخر پر دوبارہ آتا ہے۔

مثلاً

جبر ایک اسم ہے اس کو جب Passive voice بنائیں گے تو 'م' شروع میں لگائیں گے اور 'و' دوسرے حرف یعنی 'ب' کے بعد اور آخر پر 'ر' دوبارہ آئے گا اور بنے گا مجبور یعنی جس پر جبر کیا گیا جسے فورس کیا گیا۔ قرض سے مقروض، شکر سے مشکور، ذکر سے مذکور، خاص سے مخصوص، طلب سے مطلوب اسی طرح سل سے مسلول، دق سے مدقوق اور جنون سے مجنون وغیرہ

انجینئر محمود مجیب اصغر

وَدَعُوۡا تَذَکُّرَ مَعۡهَدِ الۡاَوۡطَانِ

انہوں نے اپنے وطنوں کی یادگاروں کو بھی ترک کر دیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے پر کیف عربی قصیدہ کا ایک شعر ہے:

وَقَدِ اقۡتَفَاكَ اُولُوالنُّهٰى وَ بِصِدۡقِهِمۡ
وَ دَعُوۡا تَذَکُّرَ مَعۡهَدِ الۡاَوۡطَانِ

یعنی دانش مندوں نے پیروی کے لئے تجھے منتخب کرلیا اور اپنے صدق کی وجہ سے انہوں نے اپنے وطنوں کی یادگاروں کی یاد کو بھی ترک کر دیا

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے ایسے واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل کامل کے عہد میں بھی دہرائے گئے جس کی اعلیٰ مثال حضرت حکیم الامت مولانا نور الدین بھیروی کی ہے جن کے متعلق آنحضرت کے ظل کامل مسیح موعود نے تحریر فرمایا ہے

’’وہ میری محبت میں قسم قسم کی ملامتیں اور بدزبانیاں اور وطن مالوف اور دوستوں سے مفارقت اختیار کرتا ہے اور میرا کلام سننے کے لئے اس پر وطن کی جدائی آسان ہے اور میرے مقام کی محبت کے لئے اپنے اصل وطن کی یاد بھلا دیتا ہے اور ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے‘‘

(ترجمہ از عربی عبارت مندرجہ آئینہ کمالات اسلام بحوالہ مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین صفحہ 2)

بھیرہ سے قادیان ہجرت

آپؓ کی بھیرہ سے قادیان ہجرت کا واقعہ اپنی نوعیت کا انوکھا، عجیب اور حسین ترین واقعہ ہے۔

آپ ریاست جموں کشمیر میں مہاراجہ کے شاہی طبیب تھے جب ملازمت سے سبکدوش ہو کر اپنے وطن بھیرہ واپس تشریف لائے تو آپ نے بھیرہ اندرون ملتانی گیٹ (لالو والا دروازہ) بہت بڑے پیمانہ پر شفاخانہ اور اس کے ساتھ ایک عالیشان مکان بنوانا شروع کیا

آپ فرماتے ہیں:

’’... بھیرہ میں پہنچ کر میرا ارادہ ہوا کہ میں ایک بہت بڑے پیمانہ پر شفاخانہ کھولوں اور ایک عالی شان مکان بنالوں وہاں میں نے ایک مکان بنایا ابھی وہ ناتمام ہی تھا اور غالباً سات ہزار روپیہ اس پر خرچ ہونے پایا تھا کہ میں کسی ضرورت کے سبب لاہور آیا اور میرا جی چاہا کہ حضرت صاحب کو بھی دیکھوں اس واسطے قادیان آیا چونکہ بھیرہ میں بڑے پیمانہ پر عمارت کا کام شروع تھا اس لئے میں نے واپسی کا یکہ کرایہ کیا تھا یہاں آ کر حضرت صاحب سے ملا اور ارادہ کیا کہ آپ سے ابھی اجازت لے کر رخصت ہوں آپ نے اثنائے گفتگو میں مجھ سے فرمایا کہ اب تو آپ فارغ ہو گئے میں نے کہا ہاں اب تو میں فارغ ہی ہوں یکہ والے سے میں نے کہہ دیا کہ اب تم چلے جاؤ آج اجازت لینا مناسب نہیں کل پرسوں اجازت لیں گے

اگلے روز آپ نے فرمایا کہ آپ کو اکیلے رہنے میں تو تکلیف ہوگی آپ اپنی ایک بیوی کو بلوا لیں میں نے حسب الارشاد بیوی کو بلانے کے لئے خط لکھ دیا اور یہ بھی لکھ دیا کہ ابھی میں شاید جلدی نہ ہی آسکوں اس لئے عمارت کا کام بند کر دیں جب میری بیوی آگئی تو آپ نے فرمایا کہ آپ کو کتابوں کا بڑا شوق ہے لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ اپنا کتب خانہ منگوا لیں تھوڑے دنوں کے بعد فرمایا کہ دوسری بیوی آپ کی مزاج شناس اور پرانی ہے آپ اس کو ضرور بلا لیں

لیکن مولوی عبد الکریم صاحب سے فرمایا کہ مجھ کو نور الدین کے متعلق الہام ہوا ہے اور وہ شعر حریری میں موجود ہے:

لا تصبون الی الوطن
فیه تهان و تمتحن

خدا تعالیٰ کے بھی عجیب تصرفات ہوتے ہیں میری واہمہ اور خواب میں بھی پھر وطن کا خیال نہ آیا پھر تو ہم قادیان کے ہو گئے‘‘

(مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین صفحہ 186 تا 187)

اگرچہ یہ واقعہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر میں سوا سو سال سے دہرایا جا رہا ہے لیکن ہر دفعہ پڑھ کر ایمان کی تازگی اور شادابی کا باعث بنتا ہے

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

’’بھیرہ سے ہم کو نصرت پہنچی ہے‘‘

(ذکر حبیب مؤلفہ مفتی محمد صادق صاحب)

حضرت مصلح موعودؓ آپ کے مالوف وطن بھیرہ اور ان مقامات کو دیکھنے کے لئے 1950ء میں ربوہ سے ایک روزہ دورے پر بھیرہ تشریف لے گئے تھے

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 16)

ایڈیٹر کے نام خط

مکرم ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

12، اگست کے الفضل آن لائن کے اداریہ میں مدیر صاحب نے اپنے پہلے سے شائع شدہ، ’’لوہے کے قلم‘‘ کے تسلسل میں، سورۃ صٓ کی آیت 46 یعنی اُولِی الۡاَیۡدِیۡ وَالۡاَبۡصَارِ سے جو استنباط کیا ہے۔ بہت اعلیٰ پائے کا استدلال ہے۔ ایک یاددہانی ہے۔ ایک ترغیب ہے جو دراصل نبی کریم ﷺ کی امت کیلئے بدرجہ اتم مقدر کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے جہاد کو لوہے کی تلوار کی بجائے لوہے کے قلم کے ساتھ بدل کر ’’اسلام‘‘ دین کامل کی تشہیر کرے اور موثر ترین کر دے۔ چنانچہ آپؑ نے لوہے کے قلم سے براہین احمدیہ لکھنے کا عظیم الشان علمی جہاد شروع کیا۔ جو بہت سی معرکہ آراء تصانیف سے اسلام کی فتح عظیم کا اعلیٰ سبب بنا۔ یہ سلسلہ خلفاء کرامؓ، علماء کرام سے چلتا ہوا حبل المتین نیک روحوں کے مقدر بھی چلا آرہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’... قلم کو روکنا نہیں چاہیے۔ نبیوں کو خدا تعالیٰ نے اِسی لئے اُولُوالۡاَیۡدِیۡ وَالۡاَبۡصَارِ ہے کیونکہ وہ ہاتھوں سے کام لیتے ہیں۔ پس چاہیے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رُکیں اس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور لسان سے کام لے سکو لیے جاؤ اور جو جو باتیں تائید دین کے لئے سمجھ میں آتی جاویں انہیں پیش کئے جاؤ وہ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچائیں گی‘‘

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 328 ایڈیشن 1984ء)

اور سورۃ قلم آیت: 2، نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا یَسۡطُرُوۡنَ۔ ن۔ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں۔ بھی اسی زمانہ میں بدرجہ اتم پورا ہونے کی قرآنی پیشگوئی ہے، اگرچہ قلم نے ہی قرآن لکھا، اور بہت کچھ لکھا گیا۔

مجھے لگتا ہے مدیر الفضل آن لائن کا یہ استدلال اور بھی کئی مضامین کا پیش خیمہ بنے گا، بلکہ اور لکھنے والے ہاتھوں کو ترغیب دے گا، کہ قلم رکنے نہ پائیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

والسلام خاکسار

ڈاکٹر نصیر احمد طاہر۔ نیو پورٹ، ویلز

آج کی دعا

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ أَعۡطَيۡتَ وَلَا مُعۡطِيَ لِمَا مَنَعۡتَ وَلَا يَنۡفَعُ ذَا الۡجَدِّ مِنۡكَ الۡجَدُّ۔

(صحیح بخاری۔ کِتَابُ الۡاَذَانِ بَابُ الذِّكۡرِ بَعۡدَ الصَّلَاةِ حدیث: 844)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اس کی ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جسے تو دے اس سے روکنے والا کوئی نہیں اور جسے تو نہ دے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مال دار کو اس کی دولت ومال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں گے۔

یہ سید ومولیٰ، مقدس الانبیاء پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کی دعا ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط میں لکھوایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ أَعۡطَيۡتَ وَلَا مُعۡطِيَ لِمَا مَنَعۡتَ وَلَا يَنۡفَعُ ذَا الۡجَدِّ مِنۡكَ الۡجَدُّ۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

تاریخ جلسہ ہائے سالانہ نمبر

جلسہ سالانہ برطانیہ 2021ء کے موقع روزنامہ الفضل آن لائن لندن کو مختلف ممالک کے جلسہ سالانہ کی تاریخ پر سالانہ نمبر نکالنے کی توفیق ملی جو 4اگست 2021ء کو الفضل آن لائن کی زینت بنااور قارئین میں بہت مقبول ہوا۔ الحمدللہ علی ذالک۔

ادارہ کو اسکی مقبولیت کی وجہ سے احساس ہوا کہ باقی اَور ممالک کی تاریخ جلسہ سالانہ اکٹھی کی جائے۔جس کا اظہارِبعض قارئین نے بھی کیا ہے۔لہذا قارئین سے درخواست ہے کہ باقی ماندہ ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ پر نوٹس لکھ کر بھیجوائیں اور ادارہ نے اس سلسلہ میں جن دوستوں کو مضامین لکھنے کی درخواست کی ہے وہ اپنی اولین فرصت میں مضامین قلمبند کر کے جلد بجھوائیں۔

کان اللہ معکم حیث ما کنتم۔

(ابو سعید۔ایڈیٹر)

شعراء کرام توجہ فرمائیں

'منظوم کلام' روزنامہ الفضل کا آغاز سے ہی زینت بنتا رہا ہے۔ادارہ احمدی شعراء سے اپنا منظوم کلام روزنامہ الفضل آن لائن لندن میں اشاعت کے لئے info@alfazlonline.org پر بھجوانے کی درخواست کرتا ہے۔منظوم کلام وہ ہو جو وائرل نہ ہوا ہو۔نوآموز شعراء اپنا کلام کسی مستند شاعر کو دکھلا کر اور اسکی نوک پلک درست کروا کر بھیجتے وقت یہ تحریر کر دیں کہ ''میں نے فلاں شاعر سے اپنا کلام درست کروا لیا ہے۔''

فجزاکم اللہ خیرا

(ادارہ الفضل)

ایڈیٹر کے نام خطوط

- مکرم محمد ادریس شاہد۔فرانس سے لکھتے ہیں:

جلسہ سالانہ برطانیہ پر الفضل آن لائن کا ''تاریخ جلسہ ہائے سالانہ نمبر''فرانس میں بہت پسند کیا جارہا ہے۔اور اسکی اشاعت کی بھی خوب توفیق ملی۔اللہ تعالیٰ پوری دنیا کے جلسوں میں برکتیں ڈالتا چلا جائے آمین

- مکرم ڈاکٹر محمود احمد ناگی۔اوہائیو امریکہ سے لکھتے ہیں:

ہمیں امریکہ میں الفضل شام کو مل جاتا ہے اور میں ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھنا شروع کرتا ہوں اور رات خواہ 11 بج جائیں سونے سے قبل پڑھ کر دم لیتا ہوں۔ اخبار بہت مزیدار ہے اور خوبصورت رسالہ بن گیا ہے۔ بہت علمی مضامین کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اب یہ اخبار آن لائن ہونے کی وجہ سے دشمنوں کے دستبرد سے باہر ہو چکا ہے۔

آپ کو دو مضامین بجھوائے ہوئے ہیں امید ہے جلد طباعت فرمائیں گے۔ اپنی والدہ پر ایک اور مضمون ارسال کر رہا ہوں۔ اپنی ٹیم ممبران کو سلام کہیں۔

- مکرم ابو الحسن عابد۔ انڈیا سے لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار بھی الفضل اخبار سے استفادہ کر رہاہے۔نہایت عمدہ مضمون اور مفید علمی معلومات سے آراستہ ہے۔

- مکرمہ فوزیہ گل۔انڈیا سے لکھتی ہیں:

اللہ تعالیٰ کا خاص طور پر شکر اور احسان ہے کہ روز ہمیں اخبار الفضل کے ذریعہ اپنی تربیت کا موقع ملتا ہے۔ ماشاءاللہ۔ اخبار کا اداریہ جو آپ قارئین کی حوصلہ افزائی کے لیے قلم بند کرتے ہیں بہت مفید ثابت ہوتا ہے اور اس سے پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی تو ہوتی ہے ساتھ ہی معلومات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔اب تو پوری کوشش ہوتی ہے کہ اخبار کا کوئی حصہ رہ نہ جائے۔

- مکرم خالد محمود شرما۔کینیڈا سے لکھتے ہیں:

آپ کا یہ اداریہ اولوالایدی والا آرٹیکل ایسے وقت میں آیا ہے جب سچ پوچھئے تو واقعی ہاتھ اور قلم کچھ عرصہ سے رک سے گئے تھے اور خیالات پر ایک جمود کی سی کیفیت طاری تھی- آج اس اداریہ کے پڑھنے سے خیالات کو پھر سے متحرک کرنے میں مدد ملی ہے- آپ نے اپنے لکھاریوں کے لئے ایک نئی سمت کا تعین کر دیا ہے- جزاکم اللہ خیرا

- مکرم طاہر سعید لکھتے ہیں۔

ابھی الفضل ڈاکومنٹری دیکھنے کا موقع ملا۔ماشاء اللہ بہت خوبصورت ۔

اللہ تعالیٰ الفضل کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

☆☆☆

جنت کا دروازہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

قابل رشک ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور پھر اس کے برمحل خرچ کرنے کی غیر معمولی توفیق اور ہمت بخشی۔

(بخاری)

پھر فرمایا۔

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ''باب الصدقہ'' ہے جہاں سے صدقہ وخیرات کرنے والے داخل ہوں گے۔

(مسلم)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

اللہ تعالیٰ کی محبت

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا مُشک اور عطر کی طرح ہے جو کسی طرح پر چُھپ نہیں سکتا۔یہی تاثیریں ہیں سچی توبہ میں۔جب انسان سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔پھر اسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے۔اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔خدا اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔اور وہ تقدیر جو شامت اعمال سے اس کے لیے مقرر ہوئی ہے وہ دور کی جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 155)

19 اگست 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	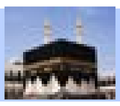	04:40	18:48
مدینہ منورہ	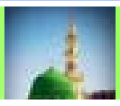	04:36	18:52
قادیان	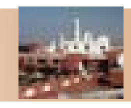	04:29	19:08
ربوہ		04:09	18:48
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:26	20:16